

قیام کے دوران سردار اصفہنی احمد علی نے ترجمن حکام کے ساتھ با مقصد مذاکرات کیے۔ پاکستان اور ترکمنستان نے کشیر، افغانستان اور تاجکستان کے تباہات کے پر امن حل کا مطالبہ کیا۔ وزیر خارجہ سردار اصفہنی احمد علی نے ترکمنستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ شمزادوف Shikh Maradov کے ساتھ، دونوں وزراء خارجہ کے درمیان جنودی (۹۲) کے مقابلے کی روئے متعدد ملاقاتیں کی ہیں۔ اس مقابلے کے مطابق دونوں مالک کے درمیان ہر سال وزراء خارجہ کی ملٹی پر رابطہ (consultation) ہوتا ضروری ہے۔ ملاقاتیں میں دونوں رہنماؤں نے یکساں نقطہ لفڑ کا احساس کیا اور خطے کے حل طلب سائل کے پر امن حل کے لیے دونوں مالک کی خارجہ پالیسیوں میں مزید ہم اہمی (co-ordination) پیدا کرنے پر زور دیا۔ وزیر خارجہ سردار اصفہنی احمد علی نے ترکمنستان کے خیر چانبدار کردار کے لیے پاکستانی حمایت کا اعادہ کیا۔

اقتصادی شبیہ میں دونوں رہنماؤں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ان کے مالک مواصلات کی بہتری سے متعلق منصوبوں اور دونوں مالک کو سڑک اور ریلوے کے ذریعے ملاسنے، بھلی کی ترسیل اور تیل اور گیس کی پاپ لائن کی تعمیر کے منصوبوں کو اتنی ترجیح سمجھتے رہیں گے۔ ان منصوبوں کے پایہ تکمیل تک پہنچنے سے وسط ایشیائی مالک کو جنوب میں ملٹی سمندریں تک رسائی کے لیے رہداری صیاہ پوچھائے گی۔ علاوہ ازیں انہیں ملکی ضروریات کے فالتوں سائل توانائی، تجارتی مال اور مگر مصنوعات کو حالتی منڈی تک پہنچانے اور بیرونی مالک سے درآمدات کے لیے گھر سے پانیوں تک رسائی کا مختصر ترین راستہ بھی مل جائے گا۔ تجارتی مال اور مصنوعات کی خرید و فروخت کے علاوہ وسط ایشیائی مالک کو درآمدات کے لیے مختصر ترین بحری راستہ بھی مل جائے گا۔

وسطی ایشیا پر سیمینار

وسطی ایشیا کے ساتھ باہمی سودمند تعلقات، کو فروع دیا جائے گا۔

رپورٹ: رحیم اللہ یوسف زنی

۲۳ مارچ کو پشاور میں "وسطی ایشیا کے نوازدہ مالک: دریش خطرات اور ان سے نہیں کے لیے حکمت عملیاں" کے موضوع پر ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار کا اہتمام ایریا سٹریٹی سٹر (وسطی ایشیاء)، پشاور یونیورسٹی اور ہائی سیمیل فاؤنڈیشن (جرمنی) کے اشتراک سے کیا گیا تھا۔ اس تین روزہ سیمینار میں وسطی ایشیاء کی ریاستیں سمیت روکی، ایران، جرمنی، امریکہ اور پاکستان کے

وسطی ایشیا کے مسلمان، می۔ جول ۱۹۹۶ء — ۲۵

ارباب حملہ و داش نے ہر کرت کی۔ سینیٹار کے پسلے روز صحیح اور سہ پھر کے اجلاسوں میں ۹ مقامے پڑھے گئے۔ صحیح کے اجلاس کی صدارت روس کے یوری گانکوو سکی جبکہ سہ پھر کے اجلاس کی صدارت جرمی کے ڈاکٹر کارل فرٹنے کی۔

ایران کے سکالر ڈاکٹر جبلیل روشن دل نے اپنے مقامے میں NATO کی توسعے کے تنازع میں پاکستان اور ایران پر زور دیا کہ وہ اپنی حفاظت اور سلامتی کی خاطر ECO کے پلیٹ فارم سے مشترکہ دفاعی مکہت عملی پاسا میں۔ افغان، بگران اور اس سلسلہ میں پاکستان اور ایران کے کودار پر تجزہ کرتے ہوئے انھوں نے دونوں ملکوں پر زور دیا کہ وہ محاصلہ مکہت عملی اپنانے کی بجائے افغانستان میں امن کی بحالی اور استحکام کے لیے مل کر کام کریں۔ ایرانی سکالر نے اس خدشے کا بھی اعشار کیا کہ پاکستان حکومت افغانستان میں مغربی لوہنڈے کی تکمیل کے لیے کام کرنے پر مائل تفریجی ہے۔

ترکی کے ایک داشتوروں ڈاکٹر سہا بولک باشیاڑ گلوکے سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر جبلیل روشن دل نے کہا کہ پاکستان اور ایران کے درمیان مشترکہ دفاعی مکہت عملی پر غور کرتے وقت کوئی وجہ نہیں کہ ترکی کو لفڑا اندراز کیا جائے۔ ترکی اس سے قبل ارسی ڈی (RCD) میں ہریک رہا ہے اور اب بھی وہ دونوں صالک کے ساتھ ECO میں کام کر رہا ہے۔

ترکی کے داشتوروں سہا بولک باشیاڑ گلوک نے اپنے مقامے میں جنوبی قفقاز کے سلسلہ میں ترک خارجہ پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہ ان کا ملک آذربائیجان کی آزادی کے تھنھے اور دفاع سے متعلق اپنے موقف سے انحراف نہیں کرے گا۔ انھوں نے کہا ترکی نگورنو کاراباخ کے مسئلے پر آرمینیا کے خلاف آذربائیجان کی حیات کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں باشیاڑ گلوک نے مزید کہا:

”ترکی کی پالیسی ہمیشہ آذربائیجان پر مرکوز رہی ہے۔ سعدیت یونین کے زوال کے بعد سے ترکی نے تمام آذربی حکومتوں کا ساتھ دیا، قطع لفڑا اس کے کہ باکو کے عصر ان کی حمیوںٹ تھے یا قوم پرست۔“

آذربائیجان کے خلاف روس کی آرمینیا کے لیے حادث اور اس کے تھیمے میں روس اور ترکی کے درمیان تعلقات پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ آذربائیجان کے خلاف آرمینیا کے حق میں روسی پالیسی سے روس اور ترکی کے درمیان تعلقات تھوک و جہبات کا شارہ ہو گئے ہیں۔ روس بھی وسطی ایشیا اور قفقاز کے سلسلہ میں ترکی کی نیت پر تھک کرنے لگا ہے۔ انھوں نے کہا روس کے ساتھ تعلقات کی نسبت چار جیسا کے ساتھ ترکی کے تعلقات بستریں۔ کروں کے ہارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ترک داشتور نے اعتراف کیا کہ ترکی میں اگرچہ کروں کو سیاسی حقوق حاصل میں ناہم اپنی ملت کے فروع سے متعلق حقوق سے انہیں محروم رکھا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر پرویز اقبال ترین جواہر یا سٹریٹی سٹر (وسطی ایشیا) میں پڑھاتے ہیں، نے افغان صورت

مال سے متعلق اپنے مقامے میں شدش زدہ افغانستان میں حالیہ خل ریزی کا ذمہ دار برٹی صدیک ذراعہ ابلاغ (media) کو ضرور ایا۔ انھوں نے مغرب کی دو طی پالیسی کو بدل تقدیم بناتے ہوئے کہما کہ ماضی میں افغان مجاہدین کو "زمدہ افسانے" [living legends] قرار دینے والا مغرب آج خود ہی انھیں "دہشت گرد" اور "بنیاد پرست" کے لاتا بات سے فوزا رہا ہے۔

اسلام کے ساتھ مغرب کے محاصلہ روئیے پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر پروزاقبال ترین نے کہما کہ مغرب امریکہ کی سرپرستی میں افغانستان میں بھی صحر اور الجیریا کی طرح اسلامی احیاء کی راہ میں روٹے الکانے کے لیے ہے تاب ہے۔ انھوں نے افغان صدر بہان الدین ربانی کے خلاف برپہیکار تسلیم طالبان کو بدل تقدیم بناتے ہوئے کہ "یوں لگ رہا ہے کہ افغانستان میں ایسی سرگرمیوں کا آغاز ہو چکا ہے جن کا مقصد ایران کے گرد غصیر اتنگ کرنا ہے۔" انھوں نے افغان سلسلے پر اقوام متعدد کے کو درپر تبصرہ کرتے ہوئے کہما کہ اقوام متعدد افغانستان میں قیامِ امن میں ہاتھ مہم ہو گیا ہے۔ انھوں نے کہما کہ بیرونی طاقتون کی مداخلت کے بغیر خود افغانستان کو اپنے مسائل حل کرنے کا موقع درستا ہا ہے۔ انھوں نے افغانستان میں ایک وسطیٰ ایشیا دھکومت کے قیام کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔

روس کے ڈاکٹر ولادیمیر تراجیف نے وسطیٰ ایشیا کی ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں اپنی رائے کا اعلان کرتے ہوئے کہما کہ یہ ریاستیں گوناگون معاشرتی، اقتصادی، سیاسی اور سیاسی مسائل کے دہاؤ کے زیر سایہ غیر مسکونی میں گی۔ پڑوی ملاک اور بیرونی دنیا کی دیگر ریاستوں کی خارجہ پالیسیوں کے مقابلے اپنے بھی وسطیٰ ایشیا پر دباؤ کا باعث بنیں گے۔

وسطیٰ ایشیا۔ روس تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہما کہ امریکہ کے بر عکس ہے ان ریاستوں کے محدود پیشی ہے روس مخصوص تاریخی، سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی عوامل کی بنا پر خطے کو لفڑانداز نہیں کر سکتا۔

ازبکستان کے سکالر ڈاکٹر حسن دین ذکور الدین نے اپنے مقامے "ازبکستان میں اسلام" میں اپنے ملک میں اسلامی احیاء اور حکومت کی طرف سے مذہب کے تناظر میں بول پالیسیوں کو موضوع بحث بنایا۔ انھوں نے کہما کہ "ازبکستان میں مذہب کوریاست سے قانون سازی کے ذریعے طییدہ کر دیا گیا ہے۔" "بنیاد پرست اسلام" کے مقابلے میں "روایتی اسلام" کی قوت نے حکومت کو "بنیاد پرست اسلام" اور "مذہبی تشدد" کی راہ روکنے کے سلسلے میں مدد فراہم کی ہے۔"

ازبکستان میں اسلام کی موجودہ صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر حسن دین نے کہما کہ اس وقت ازبکستان میں ۳۲۲۹ مساجد اور ۲۸ مدارے ہیں۔ قرآن پاک کا ازبک زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، عیدین جیسے مذہبی تواریخ کے موقع پر ملک میں عام تعطیل ہوتی ہے۔ ریاست کا سربراہ اپنا عمدہ سنبھالتے وقت قرآن پر طف لیتا ہے۔ مذہبی کتابیں بازاروں میں کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں۔ تقریباً وسطیٰ ایشیا کے مسلمان، مسیٰ جول ۱۹۹۶ء — ۲۷

۳ ہزار چاچ نے گزشتہ برس فرضیہ ادا کیا۔ متعدد صداقتی تقدیمات کا فیصلہ شریعت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ایران کے سید رسول موسیٰ نے اپنے مقالے میں وسطیٰ ایشیاء میں اقتصادی اور سیاسی اثر و رسوخ برٹھانے کے خوبیں مالک پر زور دیا کہ وہ یک طرفہ کوششوں کی بجائے مل کر کام کریں۔ انھوں نے ہمایخے میں مفادات کے حصول کے لیے مقابلہ کی بجائے تعاون کے اصول کو پائیا جائے۔ وسطیٰ ایشیاء میں دوسری رکھنے والے مالک کے درمیان تعاون کے سلسلہ میں انھوں نے ECO اور بیرونی کمپنی میں تیل کی تلاش کے دو مکن شعبج کی نشانہ ہی کی۔

وسطیٰ ایشیاء میں مفادات کی جگہ اور اس کے مکملہ تباہ پر تبہہ کرتے ہوئے یوری گاگنوں کی نہ کہا کہ وسطیٰ ایشیاء کے مکران طبقے کے ماضی اور حال کے تباہ کن کردار کے علاوہ یہاں کے مختلف سیاسی اور سلسلی گروہوں کی طرف سے بیرونی کوششوں (نوکر ٹھاہی) کے ساتھ گھٹ جھڈ کے تبعیج میں اقتدار اور سرمائے پر قبضے کے لیے دوڑھوپ نے وسطیٰ ایشیاء میں قافلہ کی مکرانی، جمودست اور اصلاحات کا مستقبل تحدیث بنادیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مکران طبقہ رضا کارانہ طور پر حکومت سے قلعاد سبزدار نہیں ہو گا۔ چنانچہ ان کی بہت درہی بیرونی مداخلت کا باعث بن سکتی ہے۔ جس کے تبعیج میں خط تیری مالکیہ جگ کا میدان بن سکتا ہے۔

انھوں نے سوت یونین کے زوال کے اسباب پر تبہہ کرتے ہوئے کہا کہ سوت زمانہ کی اقتدار کے لیے ہوں اور دیگر مالک میں ان کی مداخلت کی پالیسیوں نے سوت یونین کا شیرازہ بھیر دیا۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ رہیں فیڈریشن کی کوئی تینی خارجہ پالیسی نہیں ہے۔ انھوں نے گذشتہ دفعہ روسی ایوان نزیریں (ڈوما) کی طرف سے سوت یونین کی بھال کے لیے پاس کی گئی قرارداد کو آمدہ صدارتی انتظامات میں کمیولٹ نواز عنصر کی حمایت حاصل کرنے کے لیے ایک سیاسی چال قرار دیا۔

جرمنی کے دالٹون فرید میں ملنے اپنے مقالے میں سوت نظام کو وسطیٰ ایشیاء کے سیاسی، اقتصادی اور ماحلیاتی انحطاط کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ وسطیٰ ایشیاء کے وسائل توانائی اور معد نیات کی اہمیت پر تبہہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ وسائل اگرچہ عامی معیارات کے مطابق لا محدود نہیں ہیں۔ تاہم اگر انہیں پوری طرح بروئے کار لایا جائے تو ان کی اہمیت مسلسل ہے۔

فرید میں ملنے وسطیٰ ایشیاء کی پانچھل ریاستیں کے پانچھل ریاستیں یکساں مجرم ہیں۔ انھوں نے ان ریاستیں کی تباہی کے درمیان تعلقات پر بحث کے دوران ان ریاستیں یکساں مجرم ہیں۔ انھوں نے ان ریاستیں میں تھارتی اصلاحات کے نتائج کے درمیان مغرب کی تقلید کو ضروری نہیں گردانا۔

روسی دالٹون اور سایاق صحافی ڈاکٹر نکولاوی ارما پکن سیسیار کے پہلے روڈ آخڑی مقرر تھے۔ انھوں نے اپنی تقریب میں روس اور وسطیٰ ایشیاء کے درمیان تعلقات پر بحث کے دوران ان ریاستیں میں "سیاسی جبر" مخصوص اقتصادی عوامل اور روسی اقلیتیں کی موجودگی میں (irritants) کی نشانہ ہی کی۔ چینیا کے

متعلق ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر نکولائی ارماچکن نے چھینیا کوروس کے رستے ہونے ناموں سے تشبیہ دی۔ تاہم انہوں نے چیپن برہنسا جوہر دودا یف کے ساتھ "معاملہ" کو خارج از امکان قرار دیا۔ تاہم اسکا میں روی فوج کی موجودگی کو انھوں نے ماں سکو اور دشمن کے درمیان ہونے والے مقابلے کا تشبیہ قرار دے کر اس کا دفاع کیا۔ انہوں نے کمپونٹوں کے غلبہ کی حامل روی ایوان زیریں (ڈوما) کی طرف سے حال ہی میں سوویت یوئین کی ازسر نوبھالی کی قرارداد کی منظوری کے باوجود سوویت یوئین کا احیاء خارج از امکان قرار دیا۔

سیہار کے آخری روز پانچ مقام پڑھے گئے۔ اس روز اجلاس کی صدارت ایریا سندھی ستر (وسطی ایشیاء) کے ڈائریکٹر ڈاکٹر علیت حیات خان نے کی۔ اجلاس کے پہلے مقرر ایران کے باشم شیری نے اپنے مقامے میں مفادات کے مکاروں کے تتجہ میں وسطی ایشیاء میں اثرور سخ بڑھانے کے خواہاں مالک کے درمیان محاذاہ کرنی کے امکان کو مسترد کر دیا۔ ان کے بغل تمام ممالک خطے میں اپنے مفادات کے حصول کے لیے پائیدار استحکام کے خواہاں ہوں گے چنانچہ اس تناظر میں وہ استحکام کے منافی سرگرمیوں سے احتراز کریں گے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے حریف مالک کے درمیان "لکریاتی جنگ" کے پھوٹ پڑنے کے امکان کو بھی مسترد کر دیا۔ انہوں نے ذور دے کر کہا کہ تمام پڑوی مالک افغانستان میں اس کی بھالی اور اس کے تتجہ میں خطے کا استحکام چاہتے ہیں۔

انہوں نے اس بات کی تدبیہ کی کہ ایران و وسط ایشیائی مالک کی طرف سے سندھ بک رسانی کے لیے پاکستانی سر زمین استعمال کرنے کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ وہ وسط ایشیائی ریاستوں کو پنا تجارتی سامان کھلے سندھوں تک پہنچانے کے لیے ایرانی سر زمین کے استعمال پر راضی کرنے کے لیے کوہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ بختی زیادہ تجارتی روٹس استعمال ہوں گے اتنے ہی بڑے پیمانے پر وسطی ایشیا کی ان landlocked ریاستیں میں اقتصادی سرگرمیوں اور سیاسی استحکام کو فروغ ملتے ہاں۔

ڈاکٹر گوکا خدویا توف (ازبک وزارت خارجہ کے مشیر) نے خطے کی جغرافیائی اور سیاسی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہما کہ ازبکستان اور وسطی ایشیا کی دوسری ریاستیں اپنے محل و قوع کے باعث یورپ اور باقی ایشیائی مالک کے درمیان رابطہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ وہ اس پورے خطے کی سیاست اور معیشت میں تاثیاں کردار ادا کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔

ازبکستان میں تعلیم، وسائل اور ترقی یافتہ الفراستر پرچم کے تاثیاں خدوخال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہما کہ اگر ازبکستان کو افغانستان کے راستے پاکستانی سواحل کے ذیلیے بحیرہ عرب سے ملا دیا جائے تو اس کے مضید اثرات پورے خطے پر مرتب ہوں گے۔ اس پر مسترد یہ کہ افغانستان سے گزرنے والی ریلوے لائن کے تتجہ میں افغان معیشت پر پڑنے والے مثبت اثرات سے ملک میں ہاری ٹانہ

وسطی ایشیا کے مسلمان، مسی - جول ۱۹۹۶ء — ۲۹

جنگی کے خاتمے میں بھی مدد مل سکے گی۔

پشاور یونیورسٹی کے سابق و افسوس چالر اور ایریا سینٹر کے رئیس ارڈنر یکٹر محمد انور خان نے "اسلام اور تاجکستان میں اسلام کی لشائنا نیہ" کے نام سے تاجکستان کے مصفف شمس الحق کی کتاب کے تعارف، تجزیے اور تبصرے پر مبنی مقالہ پڑھا۔ اس کتاب کی انتشارت ۱۹۹۵ء میں ایران میں ہوئی ہے۔

کتاب میں تاجکستان کے تازھے سے متعلق تاجک حزب اختلاف کا نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں اس معروف پرویگنڈہ کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ تاجکستان کے اسلام پسند اقتدار کے رسیا، چاگیرہ و ارانہ ذمیت کے مالک اور بنیاد پرست ہیں۔ کتاب میں تاجکستان کی تاریخ، اس کی موجودہ سیاسی اور فوجی صورت حال اور رو سیوں کی مدد سے دو شنبے میں اسلام پسند اور جمروں نواز عناصر کی حکومت کا تختہ الاٹ کر مسند اقتدار پر گھیوں ملک کے قبضے سے متعلق خاتم سے پرہد اٹھایا گیا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر انور خان نے ہمکارہ سید جمال الدین افغانی اور دوسرے مشاہیر کی طرف سے اقتیار کردہ "پان اسلام ازم" کی تحریک مغض ایک تختیل پر مبنی تھی۔ جب کتاب کے بارے میں ان کی ذاتی راستے پوچھی گئی تو اخوض نے مغض اتنا کہا "میری ہمدردیاں تاجکستان کے اسلام پسندوں کے ساتھ میں"۔

غلام رضا علی بابائی ایرانی دفتر خارجہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ وہ پاکستان میں بھی کچھ حصہ تک سفارتی ذمہ داریاں انجام دیتے رہے ہیں۔ روس اور ایران کے درمیان تعاون کے مصروفات پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے ہمکارہ دونوں مالک کے درمیان تعاون سے وسطی ایشیاء میں امریکی تسلط کی مزاحمت میں مدد ملے گی۔ غلام رضا علی نے مزید کہا "ایران کے سامنے غربی دہاؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک راستہ روس کے ساتھ بہتر تعلیمات کی صورت میں کھلا ہے"۔

انھوں نے دونوں ملکوں کے درمیان دو طرفہ تعاون کے شعبہ پر روشی ڈالتے ہوئے ہمکارہ ایران روس سے پر امن استعمال کے لیے اسی ری ایکٹر اور اس سے متعلقہ تکنیکی امداد کا خواہاں ہے۔ اس کے بعد میں ایران روس کی بعض اقتصادی ضروریات پوری کر سکتا ہے۔ انھوں نے ہمکارہ ایران اور روس بھی مظاہد میں سیاسی اور فوجی سطح پر بھی تعاون کو فروغ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر ملک کو اپنی ضروریات کی تکمیل کے سلسلہ میں بہتر متبادل تلاش کرنے کا حق ملا ہے۔ آخر پاکستان بھی امریکی F-16 طیاروں کے مقابلے کے طور پر روس سے MIG-29 طیاروں کی خریداری کے امکانات پر خود کہا ہے۔

سینیٹر کی ہٹری مقرر پشاور یونیورسٹی کی پروفیسر نرسن خفران نے سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد دنیا بھر میں پہاڑ گنیوں کی حالتِ زار پر بحث کرتے ہوئے تاجک تارکین وطن کے مسائل کو

موضوع بحث بنایا۔ انھل نے کماکہ خط میں پسلے سے موجود ملی اور سیاسی سعید گیل کے تناظر میں مهاجرین کا منہد و سطی ایشیاء کے مالک کے لیے ایک نیا چیلنج بن کر سامنے آیا ہے۔

افغانستان میں تاچک مهاجرین کی آمد کے سلسلے میں انھل نے کماکہ تباہ حال افغانستان نے اگرچہ ان مهاجرین کو خوش آمدید تو نہیں کیا مگر وہ انہیں دریا نے آس پار کر کے اپنے صوبوں کندون بد خشان اور تھار میں داخل ہونے سے روک بھی نہیں سکا ہے۔ تاچک مسلسلے کے مل نہ ہونے کے باعث افغانستان کے شاہ میں متعدد تاچک مهاجرین اب بھی خیمن میں رہنے پر بھجوئیں۔

پاکستان کے متاز کارل راس مسعود حسین نے سینیار کی کارروائی کا خلاصہ پیش کیا۔ جبکہ پشاور یونیورسٹی کے وائس چالرڈاکٹر فرزند علی درانی نے سینیار کے ہر کامے اول دادمی خطاب کیا۔

یہاں "وسطی ایشیا" پر یہ بین الاقوای سینیار ۲۰۲۶ مارچ کو اس حوصلہ افزاؤ نوٹ کے ساتھ استام کو پہنچا کر وسطی ایشیاء کے مالک کے ساتھ باہمی طور پر سودمند تعاملات کو فروغ دیا جائے گا۔

ترجمہ و تلخیص: محمد ارشاد خان (بُنگریہ روز نامہ دی نیوز اول پہنچی اسلام آباد)

صدر کے نام

محب الحق صاحبزادہ، اسلام آباد

مارچ - اپریل ۱۹۹۶ کا شارہ پیش لظر ہے۔ جناب اشناق احمد و رائج کی تہوڑے تحریک ملی کہ رپنی ظش آپ سے بیان کر دوں۔ سروق مجھے بھی بچ نہیں رہا تھا لیکن کیسا ہو یہ بات ذہن میں واضح نہیں۔ موجودہ سروق تصور کوچھ لے چاتا ہے۔ گویا جست قصرتی ہے۔ بخارا کا دور زوال اور تکھنل کے سامنے پھر نے لگتا ہے جو صحیح اسلامی تہذیب کا کوئی اچھا نمائندہ نہیں تھا۔ مظاہمین تروتازہ ہیں تو لتش بھی نہیں اچھا نہیں لگتا۔

اپ روس کا تعاقب بست خوبصورتی سے کر رہے ہیں اور متفرع مظاہمین دچکپ اور مطلبات افزائی ہوتے ہیں۔ چند دن پسلے کسی اخبار یا رسانے میں ایک بات سامنے آئی تھی کہ روسی منصوبہ سازوں نے سن ۱۹۹۰ء تک "سویت یونین" کے احیاء کا پروگرام مرتب کیا ہوا ہے۔ اس کے ابتدائی آثار بیلو روں کے ادظام اور فاقہستان، کریمیزا، آزربائیجان وغیرہ کے ساتھ مخصوص معاهدات سے واضح ہو رہے ہیں۔ اس پروگرام کو جتنا سمجھیہ لیا جا رہا ہے اس کا اندرازہ اسکی ایک تنسیسی فقرے سے لٹایا جا سکتا ہے کہ "سویت ۱۹۹۰ء تک sovietization کی تکمیل نہ ہوپائی تو پھر بھی نہ ہو گی۔ ظاہری اختلاف کے باوجود اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ سویت احیاء اصل مکمل پارٹی کا نام ہے، روس کی سمجھی قابل ذکر پارٹیاں اور گروہ اس پروگرام پر مستقیم ہیں۔ فرق عمل درآمد کے اندراز کا ہے۔ میرا خیال ہے کہ غیر فوجی اور نرم وسطی ایشیا کے مسلمان، میں - جول ۱۹۹۶ء —